سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 29۔ ستمبر 2021

(یوم الاربعاء ، 21۔ صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35 : شمارہ 4

317

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔ ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2021)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021) جیسا کہ اسے مورخہ 4 مئی 2021 کو ایوان کی میز پر رکھا گیا اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

318

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 57 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 96، 95، 154 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

319

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

بدھ ،29۔ستمبر 2021

(یوم الاربعاء ،21۔صفر المظفر 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

سورۃ الشّمس آیات 1 تا 15

سورج کی قسم اور اُس کی دھوپ کی O اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے چلے O اور دن کی جب وہ اُسے روشن کرے O اور رات کی جب وہ اسے چُھپا لے O اور آسمانوں کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا O اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے پھیلایا O اور نفس انسانی کی اور اس کی جس نے اُسے درست کر کے بنایا O پھر اس کو بدکاری سے بچنے اور پرہیز گار بننے کی سمجھ دی O کہ جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا O اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ نامراد رہا O قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب پیغمبر کو جھٹلایا O جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا O تو اللہ کے پیغمبر صالح نے اُن سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے خبردار رہو O مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اونٹنی کو مار ڈالا۔ تو ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ان کو نیست و نابود کر دیا پھر سب کو برابر کر دیا O اور اللہ کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں O

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

خود میرے نبی نے بات یہ بتا دی، لانبی بعدی خود میرے
نبی نے بات یہ بتا دی ، لانبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانبی بعدی
لحہ لحہ اُن کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہء خدا میں آپ نے صدا دی، لانبی بعدی
تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر، بات انفرادی، لانبی بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
اُن کے بعد اُن کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی ، لانبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانبی بعدی

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں لائے لہٰذا یہ سوال نمبر 1397 dispose of ہوا ۔اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1426 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل خانیوال وجہانیاں میں بغیر این او سی پٹرول پمپس لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1426: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خانیوال کی تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں میں کتنے پٹرول پمپس ہیں جن کے پاس محکمہ کے N.O.C جاری کردہ ہیں؟

(ب) تحصیل جہانیاں اور تحصیل خانیوال میں کتنے پٹرول پمپس پر پابندی لگائی گئی ہے؟

(ج) کیا محکمہ شکایات کرنے پر پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کرتا ہے کیا ان کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ وہ گاہے بگاہے اپنے حلقوں کے پٹرول پمپس کا معائنہ کریں تاکہ ایسا غیر قانونی کام کرنے والوں کو ڈر رہے؟

(د) چالان شدہ یونٹ جن کو جگہ سے اکھاڑ دیا گیا ہو مگر پھر وہی لوگ واپس اسی جگہ پر دوبارہ اپنا یونٹ لگا لیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے کیا قانون ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

(الف) اب تک تحصیل خانیوال کے 52 پٹرول پمپس کو ماحولیاتی منظوری / این او سی جاری کئے گئے ہیں جبکہ تحصیل جہانیاں کے 23 پٹرول پمپس کو ماحولیاتی منظوری / این او سی جاری کئے گئے ہیں۔ (پٹرول پمپ کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے تحصیل خانیوال اور جہانیاں میں پیٹرول پمپس پر پابندی عائد نہ کی ہے۔ کمپنیوں پر پابندی عائد کرنا اوگرا (OGRA) کا اختیار ہے۔

(ج) اگر کسی پٹرول پمپ کے خلاف آلودگی سے متعلق کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ (Punjab Environmental Protection Act 1997) کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم وقتاً فوقتاً پٹرول پمپس کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ضلع خانیوال میں کوئی پٹرول پمپ نہیں اُکھاڑا ہے۔ اگر کوئی یونٹ موقع سے اُکھاڑ دیا جائے اور یونٹ کا مالک دوبارہ اپنا یونٹ لگائے تو مالک کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور اس یونٹ کے خلاف کیس پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل (PET) میں مزید کارروائی کے لئے دائر کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے لیکن میرا سوال محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق نہیں تھا بلکہ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ پٹرول پمپس کے حوالے سے final NOCs وزارت داخلہ یا متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کی طرف سے جاری ہوتے ہیں لیکن جواب میں specifically محکمہ تحفظ ماحول کو mention کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ میرا یہ سوال متعلقہ محکمے کو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ نے NOC کے حوالے سے بات کی ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جی، جناب سپیکر! پٹرول پمپس کے حوالے سے جو final NOC جاری ہوتا ہے میں نے اس حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! ہم نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے کہ بنیادی طور پر پٹرول پمپس کے NOCs تو OGRA دیتا ہے۔ محترمہ واقعی صحیح فرما رہی ہیں کہ as such ہمارا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: OGRA نے یہ NOC دینا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! OGRA ان کی اتھارٹی ہے چونکہ یہ پٹرولیم کی منسٹری سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ پٹرول پمپس کا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جی، یہ پٹرول پمپس کے NOC سے متعلق سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ NOC تو OGRA ہی دے گا تب اگلا procedure ہو گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے یہی ذکر کیا ہے کہ کافی محکمہ جات سے NOCs لینے ہوتے ہیں اور پھر final NOCs متعلقہ ڈپٹی کمشنر جاری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کیسز کافی دفعہ میرے پاس بھی آئے ہیں اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ NOC دینے کے لئے ڈی سی کی ایک requirement ہے مثال کے طور پر ایک پٹرول پمپ OGRA نے دینا ہے تو پہلے OGRA والے ہی NOC دیں گے اس کے بعد ہی ڈی سی دے گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس process میں سول ڈیفنس، ہائی وے، تحفظ ماحول اور باقی تمام متعلقہ محکمہ جات میں apply کرنا ہوتا ہے جب تمام متعلقہ محکمہ جات سے NOC جاری ہو جاتا ہے تو پھر final N.O.C متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیجتا ہے لیکن final ڈی سی ہی کرتا ہے لہٰذا میں final N.O.Cs کی بات کر رہی تھی۔

جناب سپیکر: اب آپ کا کیس کہاں پر ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا اپنا ذاتی کوئی کیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کے کسی جاننے والے کا ہو تو وہ بھی personally ہی ہوتا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے کسی جاننے والے کا بھی نہیں ہے۔ میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ ہمارے علاقوں میں بہت سارے ایسے پٹرول پمپس ہیں جو کہ بغیر کسی NOC کے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اسے چھوڑیں وہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ صرف اپنے کیس کی بات کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ذاتی کوئی کیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کا اپنا کوئی کیس نہیں ہے اور آپ کے کسی جاننے والے کا بھی نہیں ہے تو پھر generally بات ہو رہی ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جی، generally بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں پھر general discussion بعد میں کر لیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! یہ for the sack of discussion نہیں ہے بلکہ یہ بڑا important مسئلہ ہے۔ آپ اسے easy لے رہے ہیں لیکن یہ بہت important مسئلہ ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! صحافی دوست بائیکاٹ کر کے پریس گیلری سے چلے گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں واپس لاؤں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل اجازت ہے۔ آپ ان کو منا کر واپس لائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! تساڈے ہوندیاں بائیکاٹ تے نہیں ہونا چاہیدا۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات جناب فیاض الحسن چوہان صحافیوں کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے تھوڑی دیر کے لئے اجازت دے دیں تو میں سوال پڑھ لوں چونکہ میں ابھی آئی ہوں؟

جناب سپیکر: وہ تو ہمیشہ پڑھا ہوا ہی تصور ہوتا ہے۔ آپ نے صرف سوال کا نمبر پڑھنا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! وہ تو مجھے پتا ہے لیکن میں خود سے کہہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پڑھ کر آنا تھا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1510 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں دھواں پھیلانے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1510: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں دھواں پھیلانے والی گاڑیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیاں ماحول کی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں؟

(ج) حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں ابھی بھی بہت سی گاڑیاں ہیں جو کہ آلودگی کا باعث بن رہی ہیں مگر ان کی تعداد اب بہت کم ہے ان کی تعداد میں مزید اضافہ نہیں ہو رہا۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ جو دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں شہر میں موجود ہیں یہ ماحول کی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی اور ٹریفک وارڈنز کے ساتھ مل کر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لا رہا ہے محکمہ ہذا نے جنوری 2018 سے لے کر اب تک 9216 گاڑیاں چیک کی ہیں اور ان میں سے 1922 گاڑیوں کے چالان کر کے مالکان کو زیادہ دھواں چھوڑنے پر -/656,825 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور محکمہ کی طرف سے مزید کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو اب وہ کریں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوالوں کے لئے ہی جناب سے ٹائم مانگا تھا۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ، میں نے آپ سے یہی کہا تھا کہ اگر آپ مجھے دو سے تین منٹ دیں تو میں اپنا سوال پڑھ لیتی اور اس کا جواب بھی دیکھ لیتی پھر اس پر ضمنی سوال کر لیتی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے ضمنی سوال کر لیں پھر اسے دیکھ لیں گے۔ اس میں تو کوئی پڑھنے والی چیز ہی نہیں ہے، ایک دو لائنیں ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں معزز وزیر سے پوچھا تھا کہ گاڑیاں ماحول کی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں شہر میں موجود ہیں۔ اب معزز وزیر بتا دیں کہ آپ ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہے ہیں اور اب تک کتنی گاڑیوں کے چالان کئے اور کتنے جرمانے کئے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! گاڑیوں کے چالان ٹرانسپورٹ والے دیکھتے ہیں یا پولیس والے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! جیسے آپ نے فرمایا دونوں محکمے اس میں involve ہوتے ہیں۔بنیادی طور پر محکمہ تحفظ ماحول مانیٹرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ سموگ کے نام سے ہماری ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس کو obviously وزیر محکمہ تحفظ ماحول ہی head کرتا ہے اور ہم نے اس کی باقاعدہ طور پر تین میٹنگز کی ہیں۔ جیسے محترمہ نے گاڑیوں کے دھویں کا فرمایا یا جیسے فصلوں کو آگ لگاتے ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ فصلوں کو آگ لگانے کے حوالے سے ہم نے محکمہ زراعت کو directions دی ہوئی ہیں اور گاڑیوں کے دھوئیں کے حوالے سے محکمہ ٹرانسپورٹ اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کو directions دی ہوئی ہیں اور ان سے plan بھی مانگا ہے لیکن ہم کسی بھی قانون اور قاعدے کے تحت یہ چالان نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: اگر چالان کرنا ہو تو وہ کون کرتا ہے، کیا ٹریفک پولیس کرتی ہے، کوئی سسٹم تو ہونا چاہئے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! بالکل سسٹم ہے۔ گاڑیوں کی maintenance کے ریکارڈ کو مرتب کرنا محکمہ ٹرانسپورٹ کی ذمہ داری ہے اور دھواں دینے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنا ٹریفک پولیس اور وارڈنز کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ نے ان کو صرف monitor کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں محترمہ کے سوال کی وجہ سے نہیں بلکہ ویسے ہی اپنی information کے لئے پوچھ رہا ہوں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان چیزوں کا تدارک کون کرے گا اور کس پر ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! اگر لاہور کے بارے میں پوچھ رہے ہیں تو یہ CCPO کی ذمہ داری بنتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ نعیم صاحبہ! آپ کون سے شہر کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں لاہور شہر کے بارے میں ہی پوچھ رہی ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو جرمانہ وصول کرتے ہیں وہ کس محکمہ کو جاتا ہے؟ جس محکمہ کو جرمانے کی رقم جاتی ہے میرا خیال ہے کہ ذمہ داری بھی اسی محکمہ کی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جرمانہ کون وصول کرتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! اگر محترمہ جواب کا جز (ج) پڑھ لیں تو ان کو اپنے سوال کا جواب مل جائے گا۔ ان کے ضمنی سوال کا جواب جز (ج) میں موجود ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب جز (ج) میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کہہ رہے ہیں کہ جواب کے جز (ج) کو پڑھ لیں تو اس میں پڑھنے والی کیا چیز ہے؟ میری بات سُنیں۔ اصل میں ابھی تک یہ identify نہیں ہو رہا کہ یہ ذمہ داری کس کی ہے، کیا یہ CCPO، محکمہ ٹرانسپورٹ یا Licensing Authority کی ذمہ داری ہے؟ اگر پرانی گاڑیاں چل رہی ہیں اور وہ دھواں چھوڑ رہی ہیں تو ان کے license cancel ہونے چاہئیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا وقت لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان) جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ بہت سارے دوسرے محکمہ جات مل کر کام کرتے ہیں۔ جب بہت سے

محکمہ جات مل کر کام کریں گے تو تب ہی ہم تحفظ ماحول کے parameters کو meet کر سکتے ہیں۔ جہاں تک محترمہ کے specific سوال کا تعلق ہے اس میں دو departments involve ہوتے ہیں۔ گاڑیوں کی maintenance کی ذمہ داری محکمہ ٹرانسپورٹ کی ہوتی ہے اور last meeting میں ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ گاڑیوں کی maintenance کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں۔ اس میں دوسرا محکمہ پولیس involve ہوتا ہے جو کہ سڑک پر دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں کو پکڑتے ہیں اور ان کا چالان کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹر بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ گاڑیوں کا چالان تو ٹریفک پولیس ہی کرتی ہے کیونکہ ہمارے پاس چالان کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان تین محکموں کی coordination کون کرتا ہے؟ جی، وزیر قانون! اس میں ذرا آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ "اک مرغی حرام پئی ہوندی اے پتا نئیں مُلّاں وی کنے نیں"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی confusion ہے۔ جس طرح پہلے سوال میں بھی آپ نے point out فرمایا ہے وہ دراصل ڈپٹی کمشنر کا ہی کام ہے۔ میں پہلے سوال کی بات کر رہا ہوں۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست جاتی ہے، ڈپٹی کمشنر اسے تمام محکمہ جات کو circulate کرتا ہے، پھر ان سے N.O.Cs آتے ہیں اور پھر حتمی N.O.C ڈپٹی کمشنر ہی جاری کرتا ہے۔ اس کے بعد inspection اور جرمانے بھی وہی کرتے ہیں، seal اور de-seal بھی وہی کرتے ہیں۔ محکمہ کا وہ جواب درست نہیں تھا۔ اب بھی یعنی اس سوال میں بھی انہوں نے لکھ دیا ہے کہ محکمہ ہذا یعنی محکمہ تحفظ ماحول اتنے جرمانے کر چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جرمانہ محکمہ تحفظ ماحول والے نہیں کرتے بلکہ پولیس والے کرتے ہیں۔ پولیس والے دھواں چھوڑنے والی گاڑی کو چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ جرمانہ تو کر ہی نہیں سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بالکل پولیس والے چالان کرتے ہیں اور یہ چالان فیس ہے۔ یہ جرمانہ نہیں بلکہ چالان فیس ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اس نظام میں بہتری لانے کی ضرورت ہے کیونکہ ایک عام بندہ تو کاغذ لے کر اِدھر اُدھر پھرتا رہے گا اور اس کو پتا ہی نہیں چلتا کہ میں نے کدھر کدھر جانا ہے۔ وہ کبھی کسی کی سفارش کرواتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ آپ وفاقی حکومت میں جائیں، وہاں اوگرا والوں کو ملیں اور ان سے NOC لے کر آئیں۔ کوئی ایسا نظام وضع کیا جائے کہ جس سے عام آدمی کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں محکمہ کو اس حوالے سے کوئی جامع پالیسی وضع کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں سوال سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں۔ ویسے سوال کی spirit بھی یہی ہے کہ اس سسٹم میں کوئی بہتری لائی جا سکے۔ لوگوں کے لئے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ آپ کے پاس لوگ آتے ہوں گے، میرے پاس بھی آتے ہیں اور سب کے پاس آتے ہیں۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر ان کو کبھی ایک محکمہ کے پاس اور کبھی دوسرے محکمہ کے پاس بھیج دیتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ معاملہ کافی حد تک streamlined ہو چکا ہے۔ اب صرف ڈپٹی کمشنر کو ایک درخواست دینی پڑتی ہے اور ڈپٹی کمشنر خود یہ درخواست باقی محکمہ جات کو بھیجتا ہے۔ جب متعلقہ محکمہ جات سے reports آجاتی ہیں تو وہ NOC جاری کر دیتا ہے۔ بعد میں چیکنگ بھی وہی کرتا ہے seal بھی وہی کرتا ہے اور جرمانے کے بعد de seal بھی وہی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ اس سوال میں صورتحال یہ ہے کہ پولیس ہی چالان کرتی ہے اور یہ رقم محکمہ پولیس کے چالان کے Head میں جاتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پوچھ لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس کے اندر تھوڑا سا ابہام اب بھی موجود ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جواب کے جز (ج) میں جرمانے کی جس رقم کا ذکر کیا گیا ہے کیا یہ رقم محکمہ تحفظ ماحول یا محکمہ پولیس کے اکاؤنٹ میں گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(جناب محمد رضوان):جناب سپیکر!جو اتھارٹی چالان کرے گی اسی کے Headمیں یہ رقم جائے گی۔یہ رقم محکمہ تحفظ ماحول کے اکاؤنٹ میں نہیں جاتی۔

محترمہ راحیلہ نعیم:جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جرمانے کرنے کا محکمہ تحفظ ماحول کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟آپ نےN.O.Cتو دے دیا۔

جناب سپیکر:محترمہ!گاڑیوں کے N.O.Cیاfitness certificateتو محکمہ پولیس اور محکمہ ٹرانسپورٹ والے دیتے ہیں۔محکمہ تحفظ ماحول کا roleتو آخر میں آتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم:جناب سپیکر!میں نے تو جرمانے کی رقم کا پوچھا ہے کہ وہ کس محکمہ کے پاس جاتی ہے؟

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!بتادیں کہ جرمانے کی رقم کس محکمہ کےHeadمیں جاتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول(جناب محمد رضوان):جناب سپیکر!یہ رقم محکمہ پولیس کےHeadمیں جاتی ہے اور پھرeventuallyحکومت کے خزانے میں جاتی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین):جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ سڑکوں پر جو گاڑیاں دھواں چھوڑتی ہوئی چلتی ہیں وہ قانون کیviolationکرتی ہیں اور پولیس کو authorizedکیا گیا ہے کہ ایسی گاڑیوں کو پکڑ کر بند کیا جائے یا ان کا چالان کیا جائے۔محکمہ تحفظ ماحول کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر محکمہ تحفظ ماحول کا کوئی monitoring roleہے تو اس کا کسی جگہ ذکر نہیں ہے۔محکمہ ٹرانسپورٹ نے دو کمپنیوں کو hireکیا ہوا ہے جو کہ fitness certificate جاری کرتی ہیں۔اس کی violationکی سزا یعنی گاڑی بند کرنا،چالان یا جرمانہ کرنا پولیس کا کام ہے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے اس سوال کا جواب آ گیا ہے۔لہٰذا اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میری گزارش بھی سُن لیں۔میں کافی دیر سے کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج سوالات کی فہرست میں سب سے پہلا سوال میرا ہے۔میں تھوڑی تاخیر سے پہنچا ہوں اور آپ نے شاید میرے سوال کو dispose of کر دیا ہے۔میری درخواست ہے کہ اس کو take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اُس وقت خود موجود نہیں تھے اور آپ کی طرف سے کسی نے اس سوال کو pending کرنے کے لئے بھی نہیں کہا بہر حال آپ کے سوال کو لے لیتے ہیں۔آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔میرا سوال نمبر 1397 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***1397: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع چنیوٹ میں کتنا عملہ تعینات ہے اس ضلع میں تحفظ ماحول کے ملازمین نے سال 18-2017 اور 19-2018 میں ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں کو جرمانہ / سزا سال 2018 میں ہوئی؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے ادارے / فیکٹریاں / کارخانہ جات ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟

(د) کون کون سی ملیں / کارخانے اپنا Used Water اور Wastage صحیح طریق کار کے مطابق Dispose of نہیں کر رہے ہیں حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

(الف) ضلعی دفتر تحفظ ماحول چنیوٹ میں 06 افراد پر مشتمل عملہ تعینات ہے۔ ان میں 01 اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17)، 01 انسپکٹر (BS-13)، 01 فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)، 01 جونئیر کلرک (BS-11)، 01 نائب قاصد اور 01 ڈرائیور شامل ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں ماحولیاتی آلودگی (فضائی اور آبی آلودگی) پیدا کرنے والی تقریباً 32 بڑی فیکٹریاں ہیں۔ ان سالوں کے دوران ان فیکٹریوں کے ویسٹ واٹر، دھواں اور گیسوں کے اخراج کا لیبارٹری تجزیہ کیا گیا۔ ان میں سے 15 فیکٹریوں کی لیبارٹری رپورٹس پنجاب ماحولیاتی معیاروں سے متجاوز پائی گئیں۔ لہذا ان 15 فیکٹریوں کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں اور مزید کارروائی جاری ہے محکمہ ہذا کی کوششوں کی وجہ سے 22 یونٹوں نے فضائی آلودگی کو کم کرنے کے آلات (Cyclone) لگائے ہیں اور ان 22 یونٹوں میں سے 8 یونٹوں نے آلودہ پانی کو ابتدائی حد تک ٹریٹمنٹ کرنے کے لئے Lagoon اور Septic Tank تعمیر کئے ہیں (تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)۔ مزید برآں عرض ہے کہ اکتوبر / نومبر 2018 کے دوران فضائی آلودگی پیدا کرنے والی 7 فیکٹریاں اور 8 اینٹوں کے بھٹوں کو متوقع سموگ کے پیشِ نظر وقتی طور پر سیل بھی کیا گیا تھا۔ جبکہ ہسپتالوں کے بائیو میڈیکل ویسٹ کی مناسب تلفی نہ کرنے کی وجہ سے 10 ہسپتالوں کو نوٹس جاری کئے گئے۔

علاوہ ازیں ان سالوں کے دوران 832 ماحولیاتی آلودگی (دھواں اور شور) پھیلانے والی گاڑیوں کے ٹریفک پولیس چنیوٹ کے تعاون سے چالان کئے گئے اور مبلغ -/624000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ڈینگی مچھر کی روک تھام کے حوالے سے 8617 کباڑ خانوں، ٹائر شاپس، زیر تعمیر عمارات اور نرسریز کی انسپکشنز کی گئیں اور جہاں ضروری پایا گیا انسدادی سرگرمیاں انجام دی گئیں۔

(ب) پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت جرمانہ کرنے کا اختیار پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل لاہور اور سینئر سول جج / ماحولیاتی مجسٹریٹ چنیوٹ کے پاس ہے۔ اس وقت 04 کیسز ماحولیاتی

ٹربیونل میں زیرِ سماعت ہیں اور محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والے مزید یونٹوں کے کیسز بھی ٹربیونل میں دائر کر دیئے جائیں گے۔ مزید بر آں 18-2017 میں مختلف فیکٹریوں / کارخانوں، کباڑ خانوں اور ورکشاپس کے خلاف فضائی آلودگی / Public Nuisance پیدا کرنے پر متعلقہ پولیس سٹیشن میں پاکستان پینل کوڈ کے سیکشن 268 اور 278 کے تحت FIRs درج کروائی گئیں مجسٹریٹ درجہ اوّل نے مذکورہ یونٹوں کو مبلغ -/163500 روپے جرمانہ کیا (تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) جواب ضمیمہ (الف) میں مندرج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جواب ضمیمہ (الف) میں مندرج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ اس ضلع میں کون کون سے ادارے / فیکٹریاں / کارخانہ جات ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟ اور میں نے اسی سوال کے جز (د) میں پوچھا ہے کہ کون کون سی ملیں / کارخانے اپنا Used Water اور Wastage صحیح طریق کار کے مطابق Dispose of نہیں کر رہے ہیں حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ جز (ج) اور جز (د) کے جواب کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں موجود ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت ضمیمہ (الف) میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں 50 کے قریب فیکٹریوں کے صرف نام لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ کون سی فیکٹری used water wastage صحیح طریق کار کے مطابق dispose of کر رہی ہے اور نہ ہی کوئی باقی تفصیل دی گئی ہے۔ اس جواب میں صرف فیکٹریوں کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ اگر مان لیا جائے کہ یہ لوگ ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہے تھے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟ میں نے اوپر اپنے سوال کے ایک جز میں یہ بھی پوچھا ہے لیکن کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہمارا زیر زمین پانی بالکل خراب ہو رہا ہے۔ ہمارا علاقہ sweet water zone تھا۔ ہمارے علاقہ چنیوٹ سے فیصل آباد کو پانی جاتا تھا۔ اب سب سے گندا ہمارا زیر زمین پانی ہو گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر سٹیل مل

ہے، وہاں پر گھی ملیں ہیں، وہاں پر شوگر مل ہے، رائس مل ہے، ٹیکسٹائل ملز ہیں، کیمیکل ملز ہیں۔ پہلے تو ملز والوں نے فیکٹریوں کے اندر boring کی ہوئی تھی وہ اُسی تالاب میں پانی چھوڑتے تھے اور وہ پانی direct زمین میں چلا جاتا تھا۔ اب ہم نے کچھ شور شرابا کیا تو انہوں نے ڈرین میں پانی پھینکنا شروع کر دیا ہے اور کسی مل میں treatment plant نہیں لگا ہوا۔ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ اس پر کوئی policy statement دیں کیونکہ پانی گندا ہو رہا ہے اور لوگ بیمار ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تحفظ ماحول! یہ کب کا سوال ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! یہ سوال 20 مارچ 2019 کا ہے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے کوئی latest policy آئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے کچھ facts آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا جس کے لئے مجھے کچھ وقت درکار ہو گا۔

جناب سپیکر: تُسیں نیا سوال تے نئیں پا دینا کوئی؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! تُسیں اس ایوان دے custodian او۔ میں اس ایوان دے سامنے سارے facts رکھاں گا۔ میں تہانوں کجھ حقیقتاں توں آگاہ کرنا چاہنا آں۔ اُس دے وچ گزارش ایہہ ہے کہ اَج توں پہلاں تِن دفعہ میرے محکمے دے سوال آئے جس میں پہلی دو دفعہ سوالاں دا دن نئیں آ سکا کیونکہ اجلاس پہلے ای ملتوی ہو گیا۔ اُس توں بعد میرے محکمے دا Question Day 15-06-2020 سی۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ ایوان کو محکمے کی پالیسی کے بارے میں بتا دیں کہ جن فیکٹریوں میں پانی کی treatment کی ضرورت ہے کہ گندا پانی ڈرین نہ کیا جائے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! تمام NCO's میں یہ condition ہوتی ہے اور اُس کی implementation ہر DEO کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: یہ implementation کس کی ذمہ داری ہوتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! implementation کا انچارج DG ہوتا ہے۔ میں نے کوئی دو سال سے سیکرٹری صاحب سے request کی ہوئی ہے کہ اس حوالے سے ہم کوئی پالیسی بنالیں۔ میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ سارے الزامات میرے پر آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تحفظ ماحول! یہ باتیں Question Hour میں نہیں ہوتیں۔ اب تو نئے سیکرٹری آئے ہیں اس سے پہلے آپ کے محکمے کے ایک اور سیکرٹری تھے، اُس سے پہلے ایک اور سیکرٹری تھے، اُس سے پہلے ایک اور تھے اور پھر اُس سے پہلے ایک اور سیکرٹری تھے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور! آپ ساتھ بیٹھ کر تحفظ ماحول کی پالیسی بنوا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! ایہہ گزارش کر دیواں گا تے ہو سکدا اے کہ جہڑے میرے قابل احترام دوست ایہہ سمجھ رہے نیں کہ میں کم نئیں کر سکدا یا مینوں کم کرنا نئیں آندا۔

جناب سپیکر: نئیں۔ تہانوں بڑا کم آوندا اے۔ کوئی گل نئیں۔ تُسیں بہہ جاؤ، تہانوں کم آوندا اے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں عرض کراں گا کہ پلیز میری گل سُن لوو۔ اَگے تہاڈی مرضی اے، میں کی کہہ سکنا آں۔

جناب سپیکر: میں ایہہ گل سُنی ہوئی اے۔ تُساں ایہہ گل سُنا کے اوہناں نُوں ضرور سواد دینا اے۔ مینوں سارا پتا اے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں کسے تے پردے پاندیاں اپنی بے عزتی نئیں کرا سکدا۔

جناب سپیکر: کوئی بے عزتی نئیں ہو رہی، تُسیں تشریف رکھو۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسیں اپنی لڑائی وچ میرا بقایا نا بُھل جانا۔ میرے علاقے دا پانی گندا اے، میں اُس لئی request کر رہیا آں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اسیں تہاڈے پانی دا ای رولا کڈنے آں پئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش اے، میرے ولوں کوئی تنقید نئیں اے۔ قدرت دی طرفوں صاف پانی تے میرا حق اے۔ پورے فیصل آباد دا کیمیکل والا پانی میری ڈرین وچ سُٹ دتا گیا اے۔ چودھری ظہیر صاحب بیٹھے نیں، ایہہ ساری عمر اوتھے شکار کھیڈ دے رہے نیں۔ اہناں کولوں پُچھو ساڈا علاقہ کتنا sweet water zone ہائی۔ ہن ساڈا صاف پانی لے جاندے نیں تے اپنا گندا پانی میرے حلقے تے میرے ضلع دے وچوں گزر کے دریائے چناب وچ پیندا اے جس دی وجہ توں سارا دریا وی برباد ہو گیا اے، مچھیاں مر گئیاں نیں، لوگ مر گئے نیں۔ میرے علاقے جتنی fertile land پورے پنجاب وچ نئیں ہونی اے۔ اَج اوتھے جا کے ویکھو، ایک کیمیکل دی فیکٹری اے، میرا موضع رجوعہ اے اوہ جدوں وی exhaust کر دے نیں اوہدے وچ جانور مر دے نیں، تیار فصلاں سڑ جاندیاں نیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے۔ یہ فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں خاندان پل رہے ہیں تو ان فیکٹریوں کو بند کرنے سے stay بھی جاتا ہے لیکن آپ کی بات بھی صحیح ہے کہ جو بھی کوئی نئی فیکٹری لگے اُس میں water treatment plant لازمی ہونا چاہئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نئیں آہندا کہ اوہ فیکٹریاں بند ہون۔ اوہ بزنس کر رے نیں، مزدوراں دے بچے پل رے نیں اور اوتھے میرے علاقے دے لوگ ملازمت کر رے نیں۔ میری ایہہ گزارش اے کہ جدوں پانی treatment کیتے بغیر ڈرین نئیں کرن دینا۔ جہڑیاں فیکٹریاں چل رہیاں نیں اوہ water treatment plant لوان۔ آپ ruling دے دیں نا کہ اوہ اپنے دناں وچ treatment plant لوان تے جے اوہ نئیں لواندے تے اوہناں دیاں فیکٹریاں نوں بند کر دینا چاہیدا اے۔ انسان مر رے نیں، جانور مر رے نیں، فصلاں تباہ ہو ریاں نیں تے زمین بنجر ہوندی جاندی اے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پالیسی میں ہے کہ جو بھی فیکٹری لگے گی اُس کی feasibility میں 2 persent softening plant کے لئے ہوتا ہے جو فیکٹریاں والے نئیں لگاتے اور یہ پیسے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کو اُس پر

implementation کرانی چاہئے۔ سید حسین مرتضیٰ صاحب کی بات بالکل بجا ہے۔ ستارہ فیکٹری سے کیمیکل چلتا ہے مڑہ بلوچاں سے ہوتا ہوا یہ گندا پانی دریا میں گرتا ہے اور اس کی slop 30 feet ہے اس لئے پانی نیچے کی طرف ہی جاتا ہے۔ اس کا واحد حل یہ ہے کہ فیکٹریوں میں softening plant لگیں تاکہ وہ پانی صاف ہو کر آگے جائے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیرالدین صاحب! یہ فیکٹری کب سے چل رہی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! اس فیکٹری کو 30 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن اب یہ ایک فیکٹری نہیں ہے اور بھی بہت ساری فیکٹریاں لگ گئی ہیں اور کسی بھی فیکٹری کے پاس softening plant نہیں ہے لیکن اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے پالیسی موجود ہے لیکن یہ کام محکمہ ہی کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس معاملے کو دیکھ کر کوئی طریق کار نکالتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میری اِک گل سُن لو۔

جناب سپیکر: نئیں، تُسیں بہہ جاؤ۔ اگلا سوال جناب محمد ایوب کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 1173 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ فاروقی کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1907 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1587 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا کون سا سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1587 ہے اور میرا دوسرا سوال نمبر 2153 ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کا سوال نمبر 2153 ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1587 بھی ہے جو کہ نہیں بولا گیا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1587 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دریائے راوی کے کنارے تار کو جلانے اور مردہ جانوروں کے ڈھانچوں سے تیل نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

* 1587: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے کنارے شام کے وقت جگہ جگہ تانبے کی تار کو جلایا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کے کنارے جانوروں کی باقیات سے تیل نکالنے کے لئے انہیں پگھلایا جاتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو محکمہ نے انکے خلاف کیا کوئی کارروائی کی ہے، تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

(الف) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ بعض اوقات کچھ نامعلوم افراد رات کے اندھیرے میں دریائی علاقہ کی مختلف جگہوں پر پرانی تاروں کو کھلے عام جلاتے ہیں ان کے خلاف محکمہ وقتاً فوقتاً قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ دریائے راوی کے علاقہ کرول گھاٹی اور گلشن راوی میں چند مقامات پر کچھ افراد جانوروں کی چربی کو پگھلاتے ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی اور محکمہ تحفظ ماحول مل کر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) غیر قانونی کھلے عام تاریں جلانے اور تیل نکالنے کے عمل سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کے خلاف محکمہ ہذا وقتاً فوقتاً قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے محکمہ ہذا نے اب تک 14 ایسے یونٹس کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں بند کیا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے کنارے شام کے وقت جگہ جگہ تانبے کی تار کو جلایا جاتا ہے اور دوسرا اس سے relatedسوال یہ تھا کہ دریائے راوی کے کنارے جانوروں کی باقیات سے تیل نکالنے کے لئے انہیں پگھلایا جاتا ہے۔ اس پر محکمہ نے جواب میں آدھا تیتر اور آدھا بٹیر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ بعض اوقات کچھ نامعلوم افراد رات کے اندھیرے میں دریائی علاقہ کی مختلف جگہوں پر پرانی تاروں کو کھلے عام جلاتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ان کے خلاف محکمہ وقتاً فوقتاً قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے اس اہم مدعا پر آپ کی بھی اور منسٹر صاحب کی بھی توجہ دلوانا چاہوں گی کہ پہلی بات یہ ہے کہ نہ تو وقتاً فوقتاً کوئی کارروائی ہوتی ہے اور یہ روزانہ کا معمول ہے۔ اگر آپ وہاں جا کر inquire کریں تو آپ کو پتا چلے گا کہ یہ روزانہ کا معمول ہے کہ وہاں تانبے کی تاروں کو جلایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی ٹیم کو وہاں بھیجا کریں اور وہ کسی دن اچانک جا کر وہاں چیک کریں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور برائے مہربانی میری بات کو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں نے بات اتنی ہی سنی ہے جتنی میں نے خود پوچھی ہے۔ صرف اتنا بتا دیں کہ کیا آپ کسی کی ذمہ داری نہیں لگا سکتے؟ آپ کے سیکرٹری بھی نئے آئے ہیں آپ کا سٹاف بھی نیا ہے ان کو کہیں جا کر چیک کریں۔ میرا خیال ہے کہ وہ بیٹھے ہیں اور سن بھی رہے ہیں۔ وہ خود کام کرنے والے ہیں وہ انشاءاللہ کام کریں گے۔ آپ ٹیمیں بنائیں جو اس طرح کے واقعات کو فوری چیک کریں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس اور معذرت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے جو دونوں سوالات ہیں ان کے جواب محکمے نے غلط دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر محکمے نے جواب غلط دیے ہیں تو یہ بتائیں کہ یہ سوال کب آئے تھے۔ یہ سوالات تو دو سال پہلے آئے تھے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! اگر مناسب سمجھیں تو میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سارے سوالات ہم pending کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب! پہلے آپ تیاری کر کے آئیں۔ آپ کے اب نئے سیکرٹری آئے ہیں آپ کے ہر سال سیکرٹری تبدیل ہوتے رہے ہیں آپ کو تو یہ پتا ہی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے تمام سوالات pending کر دیئے۔)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں میں بات کر رہا ہوں۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

کورم کی نشاندہی

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

راجہ صاحب! یہ جو bills ہیں ان میں ایک تو Housing Schemes کی regularization کا ہے اور ایک Lahore Ring Road Authority کا ہے۔ راجہ صاحب! اس کا طریق کار کیا ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی پھر نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا ایک بار پھر گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اور 100 سے زائد ممبران موجود ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو The Lahore Ring Road Authority کا بل ہے۔

MR SPEAKER: Please, Order in the House.

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ماضی میں اس کا طریق کار یہ تھا اور جس پر ہم سب کو بہت اعتراض تھا کہ ہماری تقریباً 40 کے قریب strategic roads ہیں۔ ان 40 سڑکوں سے جو toll ہمیں اکٹھا ہوتا تھا وہ صوبائی خزانے میں چلا جاتا تھا۔ عام عوام کی demand یہ تھی کہ یہ ٹیکس وہیں پر لگنا چاہئے جس سڑک سے یہ ٹیکس اکٹھا ہوتا ہے۔ پہلے اس سڑک کا حق بنتا ہے اور پھر اس کے بعد کسی اور جگہ پر اس کو لگنا چاہئے لیکن یہ سارا ٹیکس صوبائی خزانے میں چلا جاتا تھا۔ اب حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم ایک Ring Road Authority بناتے ہیں اور یہ جو 40 کے قریب ہماری strategic roads ہیں اور ان کا جو فنڈ اکٹھا ہو گا وہ Ring Road Authority کے پاس آئے گا اور پھر چیف منسٹر صاحب کے پاس اختیار ہو گا کہ وہ ضرورت کے مطابق جس سڑک پر چاہیں گے وہ فنڈز خرچ کرنے کی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے یہ سارا بل پڑھا ہے۔ میں نے لاہور کا رنگ روڈ بنایا تھا۔ یہاں سے جو ٹال ٹیکس اکٹھا ہو گا تو اس رنگ روڈ کی repair کون کرے گا؟ مثال کے طور پر گجرات رنگ روڈ بن رہی ہے جو کھاریاں اور سیالکوٹ سے بھی link ہو رہی ہے۔ وہ رنگ روڈ جو گجرات بن رہی ہے وہ پیسا آپ گجرات سے لے جائیں گے اور کسی اور جگہ لگا دیں گے تو پھر آپ کو کون روکے گا؟ آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ ہمیں اس کے متعلق سوچنا چاہئے۔ میں بزدار صاحب کو تو کہہ سکتا ہوں کہ ایسا نہ کریں لیکن جب بزدار صاحب، میں اور نہ آپ ہوں گے تو اس وقت کے لئے ہم ایسا کام کر کے جائیں کہ بعد میں مشکل نہ ہو۔ آپ کا موٹروے FWO نے بنایا تھا۔

موٹروے سے جو پیسا آتا ہے وہ موٹروے پر ہی لگتا ہے۔ اگر آپ اس پیسے کو اٹھا کر کسی اور جگہ یا ہیڈ میں لے جائیں گے تو پھر آپ نے جو اتنی محنت سے کام کیا ہے وہ برباد ہو جائے گا۔ اس کا پھر کچھ نہیں ہو سکے گا۔ میں نے اس کو بہت پڑھا ہے۔ آپ مہربانی کریں۔ ہم اس کو اس طرح نہیں کرتے۔ آپ اپنے سیکرٹری کو بلائیں اور آپ بھی میرے ساتھ بیٹھیں۔ اس کا کوئی طریق کار بنانا پڑے گا۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کل کوئی دباؤ آیا تو پیسا کسی اور جگہ، کسی اور ضلع میں چلا جاتا ہے تو اس سے وہاں بھی کچھ ٹھیک نہیں ہو گا لیکن جو بنی ہوئی چیز ہے وہ برباد ہو جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم آپ کی بات کو second کرتے ہیں۔ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اس فنڈ کا پیسا کسی اور ہیڈ میں جائے گا تو پھر اس منصوبے کا کوئی حال نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس طرح تو اس کا پیسا کسی بھی جگہ پر لگ سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ ہمیں کل کا کوئی وقت دے دیں۔ ہم اس کو کل دوبارہ ایجنڈے پر لے آئیں گے۔ ہم آپ کو پہلے بریفنگ دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کل آپ میرے ساتھ discuss کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی، میری اور اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے کہ ہم ایسی قانون سازی کریں جس سے مستقل بنیادوں پر فائدہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک جگہ سے پیسا اکٹھا کریں اور پھر کسی اور جگہ لگا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم کل آپ کو بریف کرنے کے بعد اس کو ہاؤس میں take up کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ بھی ٹھیک ہے کہ باقی رقم خزانے میں جاتی ہے۔ میں اس کی بات نہیں کر رہا لیکن یہ particularly رنگ روڈ کی بات ہو رہی ہے اور اس کی اتھارٹی بن رہی ہے۔ اس حوالے سے آپ کل مجھ سے discuss کر لیں۔

راجہ صاحب! اس کے علاوہ The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes کا بھی بل ہے۔ میرے خیال میں اس کو بھی کل کے لئے رکھ لیں۔ اس پر بھی آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کی clarity کو دیکھ لیں۔ یہ محکمہ میاں محمود الرشید کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: یہ محکمہ انہی کے پاس ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ Regularization of illegal Housing Societies کا بل لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے جو میاں محمود الرشید کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ہم پہلے اس کو اکٹھے دیکھ لیں گے۔ اگر ان کو شامل کرنا ہو گا تو کر لیں گے۔ اس حوالے سے پہلے کچھ سمجھ تو آ جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ بل پھر ہاؤسنگ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو کیسے چلا گیا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے اسی لئے کہا ہے کہ اسے کل دیکھ لیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ پچھلے دنوں چند ممبران پنجاب اسمبلی کو ایک این جی او SSDO صوبہ سندھ لے کر گئی۔ ان کی سندھ کے اندر جو activities تھیں وہ harmony اور peace پر تھیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ ممبران نے ان میں participate کیا۔ وہاں پر ایک کرکٹ میچ بھی ہوا۔ یہ activities حکومتی سطح پر ہونی چاہئیں۔ یہاں سے ممبران سندھ جائیں اور

سندھ سے یہاں پر آئیں تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ اس سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ میں SSDO کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ arrange کیا اور یہ tour بہت مفید رہا۔ اس طرح کی activity مستقبل میں بھی ہونی چاہئے اور حکومتی سطح پر ہونی چاہئے۔ یہ تو اس NGO کی مہربانی ہے کہ جنہوں نے یہ arrange کیا۔ یہ حکومتی سطح پر ہونی چاہئے اور اس کے لئے ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ کوئی اقدامات فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/5 جناب نصیر احمد کی ہے یہ پیش ہو چکی ہے۔ یہ محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

اینٹوں کے بھٹوں کی بندش سے مشکلات کا سامنا (۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! یہ کافی پرانی تحریک ہے۔ یہ اگست 2018 کی ہے۔ میں اس کی latest position بتا دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اگر کوئی دس بارہ بھٹے zigzag ہونے سے رہ گئے ہوں تو کچھ کہا نہیں جا سکتا ورنہ پنجاب میں تمام بھٹے zigzag پر شفٹ ہو چکے ہیں اور ہم ان کی inspection بھی کر رہے ہیں۔ اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو آرڈر کی کاپی بھی دکھا دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/137 چودھری اشرف علی کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے اور یہ بھی محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ٹریفک پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گجرات اور صوبہ بھر میں فضائی آلودگی اور سموگ میں اضافہ (۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ہم ایک monitoring body ہیں ہم نے محکمہ پولیس سے ایک plan مانگا ہے۔ وہ ہم تک پہنچ گیا ہے اور وہ اس کے خلاف کارروائی بھی کر رہے ہیں۔ اس میں دو محکمے involve ہوتے ہیں، ایک ٹرانسپورٹ اور دوسرا محکمہ پولیس involve ہوتا ہے۔ اس میں fitness کو دیکھنا محکمہ ٹرانسپورٹ کا کام ہے اور چالان کرنا پولیس کا کام ہے۔ ہم ان کو monitor کر رہے ہیں اور ہم تک reports بھی آ رہی ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ directly concerned نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/222 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے۔ یہ محکمہ اوقاف سے متعلقہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! مجھے اس تحریک التوائے کار کا ابھی معلوم ہوا ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو کل تک pending کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ ملک اسد علی متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/332 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ جناب ممتاز احمد متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/479 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان سے متعلقہ ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ماموں کانجن کی شہری آبادی سے گزرنے والے سیم نالہ کی تعمیر کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! یہ واسا کے under آتا ہے اور ہمارے directly concern نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جواب آ گیا ہے لہٰذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 805/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ بھی رضوان صاحب کے متعلقہ ہے۔

ننکانہ صاحب میں زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! یہ بھی بھٹوں کے متعلق ہے اور میں عرض کر چکا ہوں کہ اگر پنجاب میں 10/12 بھٹے zigzag conversion کے بغیر رہ گئے ہوں تو کچھ کہا نہیں جا سکتا otherwise سارے بھٹے convert ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861/19 سید علی حیدر گیلانی کی ہے جو محکمہ داخلہ کے متعلق ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ محترم گیلانی صاحب نے اپنی تحریک التوائے کار میں کافی سارے مقدمات کا ذکر کیا تھا کہ اُن کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ بات پرانی ہو چکی ہے اور مورخہ 14-11-2019 کے واقعات تھے۔ میرے پاس ابھی تفصیلی رپورٹ آئی ہے اور details بھی موجود ہیں۔ اگر محرک میرے ساتھ بیٹھنا چاہیں تو اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی تسلی کروا دیتا ہوں بلکہ میرا فرض بنتا ہے کہ اگر اُن کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور زیادتی ہوئی ہے تو اِنشاءاللہ I will stand by him آپ بے شک اس کو dispose of کر دیں اور وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں اُن کو مطمئن کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے کیونکہ راجہ صاحب اس پر assurance دے رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/870 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے اور یہ بھی محکمہ تحفظ ماحول سے related ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! جواب کے لئے مجھے ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کی request پر اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/88 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے ہے لیکن ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/307 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/308 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/467 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے جو محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔

لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام موذی امراض میں مبتلا (۔۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! میں اس پر عرض کرنا چاہوں گا کہ اِن کی شکایات کافی حد تک ٹھیک ہیں۔ ضلع لاہور میں فیلڈ کے صرف 16 بندے ہیں لیکن میں نے جب اس کی تحقیق کروائی تب پتا چلا کہ ڈسٹرکٹ آفیسر لاہور اس میں involve ہے جس کو suspend کرکے ایک شریف آدمی لگا دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ appreciate بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے on the floor of the House ایک سچ بات کی ہے۔ میں جواب سے بالکل مطمئن ہوں اور امید بھی رکھتا ہوں

کہ معزز منسٹر صاحب نے on the floor of the House ایک commitment کی ہے وہ اِنشاءاللہ اس کو obey بھی کریں گے۔ میں آپ کا اور منسٹر صاحب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جواب آگیا ہے لہٰذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 82/21 سید حسن مرتضیٰ کی ہے جو محکمہ تحفظ ماحول کے ہی متعلق ہے۔

ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے فصلوں اور انسانوں کو نقصان (۔۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! اس میں حقیقت بڑی تلخ ہے لیکن میرا نہیں خیال کہ اب اس پر مزید بات ہو گی کیونکہ نئے سیکرٹری صاحب کا یہ ذاتی ایجنڈا نہیں ہو گا۔ میری اُن سے ملاقات ہوئی ہے وہ اچھے کردار اور career کے آفیسر ہیں لہٰذا اب میرے محکمہ میں اِنشاءاللہ تعالیٰ ماحولیات کے لئے ہی کام ہو گا اور ذاتی ایجنڈے پر کام نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ حسن مرتضیٰ صاحب چلے گئے ہیں لیکن میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی میں اُن کی بات کو ہی continue کرنا چاہتی تھی کہ ایک Sustainable Social Development Organization (SSDO) ہے جہاں پر ایم پی ایز کا باہمی تبادلہ ہوا اور اس میں ہمیں بڑی learning ملی۔ اس میں harmony and interfaith کا جذبہ بھی تھا جو بڑا زبردست رہا۔ ہم نے دیکھا کہ پنجاب کے پاس جب سندھ والے آئے تو وہ بڑے خوش ہوئے اور ہماری اسمبلی دیکھ کر بہت ہی متاثر ہوئے بلکہ ہماری legislation کو بھی بڑا appreciate کیا۔ جب ہم سندھ میں گئے تو وہاں بھی گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے welcome کیا اور بتایا کہ کس طرح کام ہو رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم گورنمنٹ کی سطح پر بلوچستان اور دوسرے صوبوں کا بھی visit کریں تاکہ پتا چلے

کہ کون ساصوبہ کیسی legislation کر رہا ہے۔ میں again SSDO کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کیونکہ یہ آج وقت کی ضرورت ہے۔ دوسری میری request یہ ہے کہ ڈینگی سپرے کروانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ڈینگی کے مریض بہت بڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 315/21 محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 319/21 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ وہ پیش کریں۔

تحصیل ڈسکہ کی متر انوالی تا کنن سیان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے علاقہ مکینوں کو دشواری کا سامنا

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل ڈسکہ میں متر انوالی تا کنن سیان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ حکومتی نمائندوں اور انتظامیہ کی ہٹ دھرمی کے باعث یہ روڈ عرصہ 15 سال سے ٹوٹ چکا ہے۔ روڈ کی لمبائی محض ڈیڑھ کلو میٹر ہے لیکن کوئی بھی انتظامی افسر اس روڈ کو مرمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس وقت اس سڑک کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ روڈ کے ٹوٹنے کے باعث علاقہ مکینوں کو گزرنے میں انتہائی دشواری کا سامنا ہے اور علاقہ ویران ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آئے روز راہزنی اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس بناء پر اہل علاقہ میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں لیکن کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! اس پر بات تو نہیں کرنی لیکن منسٹر صاحب ہی کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے لیکن رولز کے مطابق وہ دوسری پیش نہیں کر سکتے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/323 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/324 ملک ندیم کامران کی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! اُن کی request ہے کہ اس کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اُن کی request پر اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/326 جناب طاہر پرویز کی ہے اور ان کی request آئی ہے کہ اسے pending کیا جائے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/327 محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس کو dispose of کرتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان کی تحریک التوائے کار نمبر 20/312 ہے جو پڑھی جا چکی ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

شاہدرہ لاہور میں چھ سالہ بچی پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق (۔۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ جس وقوعہ کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے اس تاریخ کو یہ وقوعہ رونما ہی نہیں ہوا۔ صرف اخباری خبر پر مبنی یہ تحریک التوائے کار تھی۔ ہم نے check کیا ہے تو اس تاریخ کو اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/333 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے۔ جی، راجہ صاحب!

لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ (۔۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ محترمہ نے جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے وہ لاہور میں Corona Virus کے پھیلنے کے خدشات اور تفصیلات کے متعلق ہے۔ انہوں نے تحریک التوائے کار پیش کی تھی کہ لاہور نہر میں

نہانے کو تشویشناک قرار دیا جائے۔ میرے پاس ساری details موجود ہیں کہ DIG Operation لاہور کے حکم پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، جہاں پر نہر میں نہانے پر پابندی تھی اور اس پابندی کی خلاف ورزی پر پوری کارروائی میں نے دے دی ہے۔ اس کی کاپی میں محترمہ کے ساتھ بھی share کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 334/20 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

پنجاب میں جرائم میں اضافہ (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): اس میں گزارش یہ ہے کہ انہوں نے مختلف سالوں میں ڈکیتی اور قتل کی تفصیل مانگی ہے۔ 2018، 2019 اور 2020 کی ساری تفصیل ہم نے مہیا کر دی ہے اور اس کی کاپی بھی میں ان سے share کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 529/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو پیش ہو چکی ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب آپ کے پاس اس کی کاپی ہے۔

لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں محترمہ نے ضلع لاہور میں یکم جنوری 2020 تا 31 جولائی 2020 تک مختلف تھانہ جات میں زنا کے جو مقدمات ہوئے ہیں ان کی تفصلات مانگی تھی۔ اس دوران 294 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 159 مقدمات بہ تفتیش چالان عدالت ہوئے، 55 مقدمات درج ہوئے، ایک مقدمہ عدم پتہ ہوا اور 19 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ انہوں نے یہ تفصیل مانگی تھی جو کہ میں نے عرض کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک کا جواب آگیا ہے لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 531/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔جی لاء منسٹر صاحب!

جی او آر۔III میں ایس ڈی او کی سرپرستی میں

ڈکیت گینگ وقبضہ مافیا کی وارداتیں (۔۔۔جاری)

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے GOR-III لاہور میں SDO Building کی report کے مطابق GOR کے علاقہ فی الوقت محفوظ اور پر سکون ہے اور چوری کی بہت کم وارداتیں ہوئیں جن پر محکمہ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے کچھ افراد کو زیر حراست لے لیا گیا۔SDO Building GOR-III کے جن ملازمین کے خلاف شکایت تھی ان کے خلاف اس سلسلے میں محکمانہ کارروائی کی جاری ہے۔یونین کے چیئرمین امین کا بیٹا پولیس کی حراست میں ہے اور پولیس اس سے تفتیش کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آ گیا ہے لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی out of turn تحریک التوائے کار جناب امین اللہ خان کی ہے۔جی امین اللہ خان اپنی تحریک التوائے کار کو پڑھ دیں۔

پنجاب میں منڈی مویشیاں پر عائد داخلہ ٹیکس کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے منڈی مویشیاں پر پورے پنجاب میں ٹیکس عائد کیا ہے کہ جو بھی جانور منڈی مویشیاں میں بیچنے کے لئے لایا جائے گا اس پر داخلہ ٹیکس ادا کرنا پڑے گا چاہے بیوپاری کا جانور فروخت ہو یا نہ ہو۔اگر تو جانور فروخت ہوتا تو اس پر حکومت کو ٹیکس ادا کرنا چاہے اگر جانور فروخت نہیں ہوتا تو بیوپاری سے ٹیکس لینا بہت بڑی زیادتی ہے اس ٹیکس کو فی الفور ختم کیا جائے اس وجہ سے لوگوں پر ٹھیکیداروں کی طرف سے پرچے کٹوائے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔Sir اس کو kindly دیکھا جائے شکریہ

جناب چیئرمین: جی،لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین !اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر بھی معزز ممبر نے یہ مسئلہ اس معزز ایوان میں اٹھایا تھا اور میں نے ان کے مؤقف سے اتفاق کیا تھا۔ میں آج بھی ان کے مؤقف سے اتفاق کرتا ہوں اور میں ان کو assure کرتا ہوں کہ ان کی موجودگی میں منسٹر لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ دونوں سے بات کر کے اس مسئلہ کو حل کروائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، assurance آگئی ہے لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Thursday 30th September 2021 at 2:00pm

---